سلسلۂ اشاعت سید العلماء اکادمی - ۲

مصنفہ:

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا
السید علی نقی النقوی مجتہد
طاب ثراہ

○ نام کتاب : شہید انسانیت

○ مصنف : آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

○ تعداد اشاعت : ایک ہزار

○ سن اشاعت : (تیسرا ایڈیشن) محرم ۱۴۰۹ھ۔ اگست ۱۹۸۸ء

○ طباعت : ہندوستان پرنٹنگ پریس لکھنؤ

○ سرورق [illegible] : [illegible] ڈیزائن ہاؤس کھیجی، دہلی

○ ناشر [illegible] سید العلماء اکادمی (الہند)

[illegible] پینتیس ۳۵ روپے

سید العلماء اکادمی (الہند)

صدر دفتر :-
آرام گاہ سید العلماء۔ عبد العزیز روڈ
لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ یوپی (انڈیا)

شاخ :
نیشنل کالونی۔ امیر نشان
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱ یوپی (انڈیا)

زہیر بن قین کھڑے ہو گئے اور اس احساس کی بنا پر کہ میں اس جماعت میں تازہ شریک ہوا ہوں اس لیے مجھے ایسے مواقع پر سبقت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، دوسرے اصحاب سے ان الفاظ میں تقریر کی اجازت چاہی کہ آپ لوگ پہلے تقریر کرینگے یا میں کچھ کہوں؟ سب نے کہا کہ نہیں تم تقریر کرو۔ زہیر نے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہا:-

"اللہ آپ کو مقصد تک پہونچائے اے فرزند رسولؐ! ہم نے آپ کے ارشاد کو سنا بخدا دنیا اگر ہمارے لیے ہمیشہ باقی رہنے والی ہوتی مگر جدا ہونا اس سے محض آپ کی نصرت اور ہمدردی کی بنا پر ہوتا تو بھی ہم آپ کا ساتھ دینے کو دنیا میں ہمیشہ قیام پر ترجیح دیتے"۔ یہ سنکر امام نے زہیر کو دعائے خیر دی اور ان کے خلوص کی تعریف کی (۱) اس کے بعد نافع بن ہلال جملی کھڑے ہوئے اور انھوں نے حسب ذیل پُرزور تقریر کی:-

"فرزند رسول! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے جد بزرگوار کے لیے بھی یہ ممکن نہیں ہوا کہ لوگوں کو اپنی محبت گھول کر پلا دیں اور لوگ حضرت کی اس طرح اطاعت کرنے لگیں جس طرح کہ حضرت چاہتے تھے اور حضرت کے ساتھ والوں میں بہت سے منافق تھے جو حضرت سے نصرت کا وعدہ کرتے تھے مگر دماغ میں غداری کا خیال مضمر رکھتے تھے وہ باتیں تو ایسی بناتے تھے جو شہد سے زیادہ شیریں ہوتیں مگر کردار سے مخالفت کرتے ایسی جو انتہائی تلخ ثابت ہوتی یہاں تک کہ رسول اللہؐ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد آپ کے والد بزرگوار حضرت علیؑ کو بھی اسی صورت سے دوچار ہونا پڑا۔ کچھ لوگ اُن کی نصرت پر متفق ہوئے اور اُن کا ساتھ دیتے ہوئے

---

(۱) طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۹

ناکثین وقاسطین ومارقین (جمل صفین اور نہروان والوں) سے جنگ کی اور کچھ لوگوں نے مخالفت کی۔ یہاں تک کہ حضرت کی وفات ہوگئی اور آج ہمارے سامنے آپ کے لیے وہی صورت درپیش ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنے عہد کو توڑے گا اور نیت کو خراب کریگا وہ خود اپنا بُرا کرے گا۔ اور خدا آپ کو اُس سے لاپرواہ کردے گا۔ بسم اللہ چلیے ہم کو لے کر خیر و سلامتی کے ساتھ چاہے مشرق کی طرف اور چاہے مغرب کی جانب۔ ہم بخدا خدا کے مقرر فیصلہ سے خوفزدہ نہیں ہیں اور نہ اپنے رب کی ملاقات (موت) سے کراہت رکھتے ہیں۔ ہم اپنی نیتوں اور اعتقادوں پر قائم ہیں۔ موالات رکھتے ہیں۔ اُس شخص سے جو آپ کے ساتھ موالات رکھے اور دشمن ہیں اُس کے جو آپ سے دشمنی کرے۔"

پھر بریر بن خضیر ہمدانی نے تقریر کی :۔

"خدا کی قسم اے فرزند رسول! یہ خدا کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہم کو موقع دیا۔ اس بات کا کہ ہم آپ کے سامنے جنگ کریں اور آپ کی نصرت کے سلسلہ میں ہمارے اعضاء و جوارح قطع کیے جائیں یہاں تک کہ آپ کے جد بزرگوار روز قیامت ہمارے شفاعت خواہ ہوں کیونکہ وہ جماعت کبھی نجات نہیں پاسکتی جس نے اپنے نبی کے نواسے کو تہ تیغ کیا ہو اور وائے ہو اُن کے لیے وہ خدا کو کیا منہ دکھائیں گے اور اُن کا کیا حال ہوگا اُس دن جب وہ آتش جہنم میں نالہ و فریاد کرتے ہوں گے۔" (۱)

اس گفتگو کے بعد امام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنی سواریوں پر سوار ہوجاؤ اور سب لوگ یہاں تک کہ خواتین بھی اپنی عماریوں میں ہوا

(۱) طبری ج ۶ ص ۲۲۹